Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۴۹

یومِ ھفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۳ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۲۴ نبوت ۱۳۵۸ہش ۲۴ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ نبوت / نومبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت فلو کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا :۔

"بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں ۔ وہ اس بات کی تہہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے ؟ ۔ دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے ۔ اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے ۔ یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کیلئے رکھ لی ہے حد درجہ کی سفیہانہ (احمقانہ) بات ہے ۔ ...... میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں ..... غرض ہر صاحب کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کا گر دعا ہے ......"

امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت اس اہم فریضہ کی بجاآوری میں تساہل سے کام نہیں لیں گے اور اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے ۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

خانہ کعبہ میں فساد پیدا ہونے کا واقعہ انتہائی پریشان کُن ہے

اس عظمت و شان کی عمارت کی بے حرمتی نے ہمارے دلوں کو دُکھا دیا ہے

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۲۳ نبوت (نومبر) ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ میں فساد کے حالات پیدا ہونے کا واقعہ انتہائی پریشان کن اور کرب پیدا کرنے والا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خانہ کعبہ میں پیش آنے والے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ چند روز میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی انتہائی پریشانی اور کرب میں گزرے ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک اَنہونا واقعہ تھا جو ہو گیا ۔ فسادی مسجد حرام میں داخل ہوئے اور فساد کے حالات انہوں نے پیدا کئے ۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ حکومت وقت نے حالات پر قابو پا لیا ہے ۔ الحمد للہ

حضور نے فرمایا کہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ ایک نہایت ہی عظمت و شان کی حامل عمارت کی بے حرمتی کی گئی جس نے ہمارے دلوں کو دُکھا دیا ۔ اور ہمارے سروں کو عظمت باری کے در پر جھکا دیا اور ہمیں دعاؤں کی توفیق دی ۔ حضور نے فرمایا کہ ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پاک اور مطہر گھر کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے ۔ لیکن ہم کر بھی کیا سکتے تھے ۔ وہی کچھ پیش کر سکتے تھے جو ہمارے پاس ہے ۔ ہمارے پاس وہ عارف دل ہے جو حقیقت کو سمجھتا ہے اور بے چین ہوتا ہے ہمارے پاس وہ آنسو ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کے دامن کو پکڑتے ہیں تو اس دامن کو تر کر دیتے ہیں اور ہمارے پاس وہ پُرسوز آہیں ہیں کہ جب دُعا کی صورت میں بلند ہوتی ہیں تو آسمانوں تک پہنچ جاتی ہیں ۔

حضور نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ تمہاری خیر خدا منائے گا ۔ تم خدا کے لئے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی زندگیاں گزارو اور اُس کی رضا کے لئے ہر انعام کو حاصل کرو ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم عاجز بندے عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور جُھکے اور یہ چند دن ہم نے دعاؤں میں گزارے اور خدا تعالیٰ کے حضور اِس امر کے طالب ہوئے کہ کسی بھی فسادی کو آئندہ ایسی جرأت کرنے کا حوصلہ نہ ہو ۔

حضور نے بتایا کہ خانہ کعبہ یا مسجد حرام کا تعلق صرف مناسکِ حج کی ادائیگی سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بعثت کے ساتھ ہے جس کے لئے ڈھائی ہزار سال تک بنی اسمٰعیلؑ کو تیار کیا گیا تاکہ وہ بعثتِ نبویؐ کے بعد بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور جمع کرنے کی عظیم ذمہ داری کو ادا کر سکیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر اپنے ان خطبات کا ذکر فرمایا جو کہ "تعمیر بیت اللہ کے تیئس عظیم الشان مقاصد" کے نام سے ایک کتاب کی صورت میں چھپے ہوئے ہیں ۔ حضور نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان خطبات کو پھر سے پڑھیں اور اپنے ذہنوں میں اس کو دوبارہ تازہ کریں تاکہ وہ بیت اللہ کی عظمت اور اس کی تعمیر کے عظیم الشان مقاصد سے آگاہ ہو کر انہیں کما حقہ' پورا کرنے والے بن سکیں ۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ر محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۲۴ ر نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کا ایک خاص پہلو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جملہ احمدیوں کے لئے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، امیر ہوں یا غریب، صاحبِ استطاعت ہوں یا کم مقدرت یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ ہر سال جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہوں۔ چونکہ کم مقدرت احباب کے متعلق اس امر کا امکان تھا کہ کہیں وہ سفر خرچ نہ ہونے کی وجہ سے اس میں شرکت سے محروم نہ رہ جائیں اس لئے آپؑ نے انہیں اپنے اندر یہ مقدرت پیدا کرنے کی ایک تدبیر بتائی اور وہ یہ کہ ایسے احباب کو چاہئے کہ وہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔

حضور علیہ السلام کا کم مقدرت احباب کو قناعت شعاری سے کام لے کر ہر روز یا ماہ بماہ کچھ نہ کچھ رقم پس انداز کرکے جلسہ میں شمولیت کے لئے سرمایہ خرچ مہیا کرنے کی تلقین کرنا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ حضور علیہ السلام نہیں چاہتے تھے کہ کوئی ایک دوست بھی اس میں شرکت سے محروم رہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضورؑ کے دل میں سب احباب کی جلسہ میں شمولیت کے متعلق اتنی تڑپ کیوں تھی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ عام دنیوی جلسوں کی طرح کا کوئی جلسہ نہیں ہے بلکہ اس جلسہ کا دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے بہت گہرا تعلق ہے بلکہ یہ جلسہ خود اُس آسمانی مہم کا ایک بہت ہی اہم اور بنیادی حصہ ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے اس پہلو سے احباب جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے لفظ لفظ سے ظاہر ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ خدائی حکم کے ماتحت اس لئے منعقد ہوتا ہے کہ تا غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم تیز سے تیز تر ہو کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کو دنیا پر آشکارہ کرنے کا موجب بنے۔ جہاں تک اس غرض کا تعلق ہے سو یہ غرض ہمارے مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ کے ذریعہ دو طرح سے پوری ہوتی ہے۔ اوّل اس طرح سے کہ ہمارا یہ جلسہ شرکت کرنے والوں میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی اہلیت کو اجاگر کرتا ہے اور انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی خاطر اپنی قربانیوں اور جانفشانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ قربانیوں اور جانفشانیوں کا معیار بلند نہیں ہو سکتا جب تک کہ افرادِ جماعت بار بار ایک نئی روحانی حیات سے مالا مال نہ ہوں اور ان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر نہ ہوتی چلی جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ یہ جلسہ احباب جماعت میں زندگی کی نئی روح پھونکنے اور ان کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو فزوں سے فزوں تر کرنے کا موجب ثابت ہوتا چلا جائے گا پہلے بیعت کی غرض و غایت بیان فرمائی اور وہ یہ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ پھر آپؑ نے واضح فرمایا کہ بیعت کی یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک کمزوری اور ضعف اور کسل بیعت کنندگان کے قریب نہ آنے پائے اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت بڑھتی نہ چلی جائے۔ اس کے لئے بار بار مرکز میں آکر خلیفۂ وقت اور دیگر صالحین اور صادقین کی صحبت میں رہنا ضروری ہے تاکہ ان کے انفاسِ قدسیہ کے طفیل ان میں بار بار نئی رُوح پھونکی جائے اور اس طرح ان کا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق بڑھتا چلا جائے۔ اس غرض کو بیک وقت انتہائی وسیع پیمانہ پر پورا کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھوائی اور تمام بیعت کنندگان کو اس بات کا پابند کرایا کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں جلسہ کے موقع پر مرکز میں کھنچے چلے آئیں اور اس طرح اپنے اندر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت کو فزوں سے فزوں تر کرکے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے چلے جائیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کی عظمت اور اہمیت کے اس خاص پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے رقم فرمایا:-

"اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں

(بقیہ بر صفحہ ۷)

محترم نواب محمد احمد خان مرحوم

نواب زادہ محمد احمد مسیحِ دوراں کے اِک نواسے
جو آج ہم سے ہوئے ہیں رخصت وہ ایک درویش پارسا تھے

مہِ نبوت کے سولھویں دن انہوں نے پایا مقامِ جنّت
برس اَنہتّر کی عمر میں وہ خُدا کو اپنے ہُوئے پیارے

نواب ابنِ نواب تھے پر مزاج ان کا تھا عاجزانہ
غریب سے بھی کلام کرتے تو عاجزی سے کلام کرتے

ہجومِ افکار میں بھی رہتا انہیں خیالِ رضائے باری
بظاہر انسان کے تھے پیکر مگر وہ باطن میں تھے فرشتے

مزاج سادہ لباس سادہ، وہ سادگی میں تھے اک نمونہ
بیاں کروں ان کے وصف کیا کیا وہ اِک مرقع تھے خوبیوں کے

الٰہی صبر و رضا کی دولت عطا ہو سب غمزدہ دلوں کو
غریقِ رحمت ہو جانے والا کہ جیسے ہوتے ہیں تیرے پیارے

کبھی جو شبّیر آپڑے غم تو غور اس بات پر کیا کر
"بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

(شبیر احمد واقفِ زندگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیبی موت سے نجات پانے والا پیغمبر

رسالہ "تصلیب مسیح" پر ایک نظر

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۶)

روایات کا ارتقاء

حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے نجات پانے والے پیغمبر تھے۔ ان کا نام مسیح رکھا گیا جو کہ مساحت اور سیاحت سے عبارت ہے۔ آپ نے بلادِ شرقیہ کو اپنے قدموں کے نیچے روند ڈالا اسی طرح مفوضہ مشن

رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

پورا ہوا۔ اب روایات کا ارتقاء ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضرت مسیح زندہ ہو کر اسی دن آسمان پر چلے گئے

(انجیل لوقا ۲۴/۵۱)

۲۔ مُردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد چالیس دن تک شاگردوں کو ملتے رہے اور انہیں خدا کی بادشاہی کی باتیں سناتے رہے۔ اور اس کے بعد آسمان پر چلے گئے۔

(اعمال الرسل ۱/۹-۳)

۳۔ پولوس نے ملاقاتوں کی تفصیل دی ہے جو کہ کم و بیش ڈیڑھ سال کے عرصہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

"پہلے کیفا (پطرس) کو اور اس کے بعد ان بارہ کو دکھائی دیا۔ پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں۔ اور بعض سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سب رسولوں کو اور سب سے پیچھے مجھ کو جو گویا ادھورے دنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیا۔ کیونکہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا ہوں بلکہ رسول کہلانے کے لائق نہیں۔ اس لئے کہ میں نے خدا کی کلیسیا کو ستایا تھا۔"

(کرنتھیوں اول ۱۵/۹-۳)

ظاہر ہے کہ پولوس سے ملاقات تک حضرت مسیح اسی دنیا میں موجود تھے۔

۴۔ اسی حوالے کی بناء پر یہ روایت پروان چڑھی کہ حضرت مسیح ۵۵۰ دن تک مخفی زندگی بسر کرتے رہے۔ اس کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اس روایت کا ذکر دوسری صدی کے بشپ آرینیوس نے اپنے مقالات میں کیا ہے۔ اور "صحیفہ یعقوب" میں بھی جو صحیفہ یعقوب آثارِ مصر سے ملا ہے۔

۵۔ قرونِ اولیٰ میں ایک کتاب مرتب ہوئی اس کا نام "پس تس صوفیہ" ہے اس میں لکھا ہے کہ یسوع بارہ سال تک اسی زمین میں رہے۔ اس کے بعد ان کا رفع ہوا۔

۶۔ ایشیائے کوچک کے بعض آباد کلیسیا کے حوالے ملتے ہیں کہ حضرت مسیح شہنشاہِ روما کلاڈیوس (۴۱-۵۰ عیسوی) کے عہد میں فوت ہوئے۔

۷۔ دوسری صدی کے کلیسیائی بزرگ پاپیاس کے زمانہ میں ایسی کہانیاں مشہور تھیں کہ یسوع بڑی عمر تک زندہ رہے۔

(ارلی ہسٹری آف دی چرچ از Duchesne جلد اول صفحہ ۱۰۵)

۸۔ دوسری صدی میں کلیسیا کا سب سے بڑا عالم بشپ آرینیوس ہوا ہے وہ لکھتا ہے کہ یوحنا حواری کے شاگردوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یسوع نے زندگی کے سارے مراحل طے کئے۔ وہ بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوئے۔

۹۔ مقدس G N I T I U S اپنے ایک مکتوب میں لکھتا ہے کہ یسوع آج بھی اسی گوشت پوست کے جسم کے ساتھ (دنیا میں) موجود ہے۔ ۷۰ عیسوی میں یہ خط لکھا گیا۔

۱۰۔ دوسری صدی کے مصوروں نے حضرت مسیح کے بڑھاپے کی تصاویر بنائیں۔ ایک تصویر ویٹی کان میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں وہ شائع ہو چکی ہے۔

۱۱۔ مصر کے آثار سے "ناج حمادی صحائف" ملے ہیں۔ ایک صحیفے میں ہے کہ حضرت مسیح کا دور ایک سو بیس سال کا ہے۔

(ناج حمادی لائبریری ان انگلش صفحہ ۲۷۸)

۱۲۔ بھوش پران کے دو حوالوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد ہوئے اور عیسے المسیح بھی ہجرت کر کے یہاں آ گئے تھے۔ راجہ شالباہن ہمالہ دیش میں "عیسے مسیح" کو بڑی عقیدت سے ملا۔ جو باتیں ہوئیں وہ مکالمہ کی صورت میں درج ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا امریکانا میں ہے کہ اساطیر ہند میں جس راجہ کو شالباہن کہا گیا۔ وہ اندھر خاندان کا راجہ گوتمی پترا ستاکارنی ہے۔ ۱۰۶ء میں وہ تخت نشین ہوا (گویا اس وقت "عیسے المسیح" کی عمر ایک سو دس سال کے لگ بھگ تھی) راجہ شالباہن کے زمانہ میں کشمیر اور شمالی ہندوستان کے حکمرانوں سے اندھر خاندان کے قریبی دوستانہ تعلقات تھے۔ وہ ایک دوسرے کو ملتے رہتے۔ تربھونداس کی کتاب میں تفصیل موجود ہے۔

(ملاحظہ ہو انشنٹ انڈیا جلد ۲ صفحہ ۳۶۷، ۳۸۶)

گوتمی پترا کے کتبات سے معلوم ہے کہ ہمالہ دیش کے علاقے اس کے تابع تھے۔

(کتاب مذکور صفحہ ۲۸۶)

۱۳۔ وفات سے قبل حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

تاریخ عالم کے ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے نجات پانے والے پیغمبر تھے۔ ان کے سیر و سیاحت کا ثبوت کنعان سے ہندوستان تک ملتا ہے۔

بیعت اور ایمان کا دعویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو بیعت اور ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش ہو جاؤ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پاسکتا"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم سیکھنے کی اہمیت

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند الامام المہدی حضرت امام الزمان مسیح دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید کا علم بطور ہتھیار دے کر اس آخری زمانہ میں مبعوث فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ تمام دنیا کے دل جیت کر خاتم الانبیاء امام الاصفیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں میں رکھ دیئے جائیں اور اور اسلام کو کامل اور عالمگیر غلبہ حاصل ہو۔

تخمیناً ۱۸۷۵ء میں ایک روشن کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت علیؓ نے ایک کتاب دی اور فرمایا:۔

"یہ قرآن کی تفسیر ہے جس کو میں نے تالیف کیا ہے۔ اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو دوں۔"

اس وقت حضرت علیؓ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، جناب فاطمۃ الزہراؓ اور جناب حسنین رضوان اللہ علیہما بھی تھے۔ دراصل آپ کو علوم قرآنی عطا ہونے کے بارے میں یہ ایک زبردست بشارت دی گئی۔

مارچ ۱۸۸۲ء میں آپ کو الہام ہوا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ
سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ
قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا
اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ)

یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے۔ جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ کہہ میں خدا کی طرف مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔"

فرمایا:۔

"اس الہام کے رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اول المومنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے۔"

(ضرورۃ الامام ص۳۲)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی بنیاد قرآن مجید پر رکھی گئی۔ اس لئے آپ نے ہر موقعہ پر قرآن مجید کو ہی پیش فرمایا۔ مخالفین کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام ص۲۶،۲۵)

آپ نے اپنی زندگی میں ۸۰ کتب تصنیف فرمائیں۔ جو قرآنی حقائق و معارف کا بہترین روحانی خزانہ ہیں۔ اور جس میں قیامت تک کے لئے تمام علوم اکٹھے کر دیئے گئے ہیں

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔"

فرمایا:۔

"بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی"

(کشتی نوح ص۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کو قرآن مجید کے سیکھنے اور سکھانے کا ایک جنون تھا آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی کی ساری عمر قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے میں گزری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیشتر صحابہؓ جنہوں نے اشاعت اسلام کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے آپ کے ہی شاگردوں میں سے تھے آپ نے اپنی آخری تاریخی وصیت میں بھی لکھوایا کہ میری وفات کے بعد قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

چنانچہ المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ نے اپنا بچپن اور جوانی قرآنی علوم سیکھنے میں گزارے اور پھر ساری عمر قرآنی علوم سکھانے میں صرف کر دی۔ ۱۰ رمئی ۱۹۲۶ء کے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نعمت کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

۲۹ر جولائی ۱۹۲۹ء کی ایک تقریر میں فرمایا۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھتا تو میں تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کیسے قرار دیتا ہے قرآن کریم ایک خط ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو لکھا ہے... میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے یہ مثال سنی ہے کہ جتنا کوئی ان پڑھ ہوتا ہے، خط پڑھوانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے... پس تم میں سے جتنے بھی ان پڑھ ہیں انہیں دوسروں سے زیادہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خلافت ثالثہ کو قرآن مجید سے ایک خاص نسبت ہے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں اشاعت قرآن کا کام خاص طور سے ہوا۔ اور ہمارے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے اور اسکی عالمگیر اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی خلافت کے آغاز میں ہی الہام الٰہی کی بناء پر سب سے پہلی تحریک وقف عارضی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے لئے جاری فرمائی۔ تربیتی کلاسیں اور تعلیم القرآن کلاسیں بھی اسی کی کڑیاں ہیں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے عظیم الشان منصوبے کی بنیاد بھی قرآن کریم ہی ہے۔ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی اہمیت پر آپ نے ۱۹۷۹ء کے مرکزی اجتماعات پر خاص زور دیا

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آپ نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے جس خاص پروگرام کا اعلان فرمایا۔ اس میں فرمایا۔

"اس پروگرام کا پہلا حصہ علوم روحانی کا سیکھنا ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی بچہ خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو یا دیہات میں۔ خواہ وہ بڑی جماعتوں کا طفل ہو۔ خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہو جہاں پر ایک ہی خاندان احمدی ہو۔ اسے جتنی جلدی ممکن ہو سکے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے۔"

دوسری شق بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عمر کے لحاظ سے ہر طفل ہر خادم، ہر نیا احمدی اور ہر پرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو۔"

تیسری شق بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو افراد قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔"

(بحوالہ الفضل ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح ہمیں بار بار بتا چکے ہیں کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ جس میں یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ پیش ہوگا۔ قوموں کی قومیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونگی۔ پھر تمام پرانے احمدیوں کو انکا معلم بنا دیا جائے گا۔ ہم نے ہی انہیں قرآن کریم پڑھانا ہوگا۔ اس کے معانی اور تفسیر سمجھانی ہوگی۔ اگر ہم غفلت کریں گے تو خدا تعالیٰ کسی اور قوم کو آگے لے آئے گا اور یہ خدمت ان سے لے لے گا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم امام وقت کی آواز پر لبیک کہیں اور قرآنی علوم سے اپنے سینے منور کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۳۵ سال پہلے ۲۴ر نومبر ۱۹۴۴ء

حضرت المصلح الموعودؓ کے مُبارک ہاتھوں تحریکِ جدید کے دفترِ دوئم کا اجراء

"یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بُلاوا اُسی کا ہے"

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مقدس و بابرکت دورِ خلافت میں جو زبردست کارنامے سرانجام دیئے ان میں ایک اہم کارنامہ تحریکِ جدید کا اجراء ہے جو حضورؓ نے ۱۹۳۴ء میں اُس وقت جاری فرمائی جبکہ ایک طبقے نے جماعت کی مخالفت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا۔

اس تحریک کے شیریں ثمرات ظاہر ہونے کے بعد حضور رضی اللہ تعالیٰ نے آج سے ٹھیک ۳۵ سال پہلے ۲۴ر نومبر ۱۹۴۴ء کو تحریکِ جدید کے دفتر دوم کی بنیاد رکھی اور فرمایا کہ:۔

"پانچ ہزار دوستوں کی ایک نئی جماعت آگے آئے جو اس تحریک میں حصہ لے۔"

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یہ تحریک خالصتاً خدائی القاء کے نتیجہ میں تھی۔ چنانچہ جب حضورؓ نے یہ تحریک ۱۹۳۴ء میں جماعت کے سامنے رکھی تھی اس وقت بھی حضورؓ نے یہی ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا۔ ہماری کی میرے ذہن میں پہلے یہ تحریک نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:۔

"میں نے اس سکیم کو تیار کرنے میں ہرگز غور اور فکر سے کام نہیں لیا اور نہ گھنٹوں میں نے اس کو سوچا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ میں اس کے متعلق خطبات کہوں۔ پھر ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے یہ نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا، اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل ۲۶ر فروری ۱۹۶۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صـ۵)

تحریک جدید۔ پہلی صدی کا پروگرام

حضور رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کی جزئیات اور تفاصیل بتاتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا:۔

"جب میں نے اس سکیم کو بیان کیا تو میں اس خیال میں تھا کہ ابھی اس سکیم کو مکمل کروں گا اور میں خود بھی اس امر کو نہیں سمجھ سکا تھا کہ اس سکیم میں ہر چیز موجود ہے۔ مگر بعد میں جُوں جُوں سکیم پر میں نے غور کیا مجھے معلوم ہوا کہ تمام ضروری باتیں اس سکیم میں بیان ہو چکی ہیں اور اب کم از کم اس صدی کے لئے تمہارے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں موجود ہیں۔ سوائے جزئیات کے کہ وہ ہر وقت بدلی جا سکتی ہیں۔ پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے"۔

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۳۹ء صـ۷)

زبان میری مگر بُلاوا اُسی کا

چنانچہ حضورؓ نے پہلا دس سالہ دَور ختم ہونے کے بعد جب تحریک جدید کے دفتر دوئم کا اعلان کیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ

"میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اسے وہ اپنے فضل سے پورا کر دے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اسی کی رضا کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بُلاوا اسی کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بُلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے"۔

(الفضل ۲۸ر نومبر ۱۹۴۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صـ۱۹۹)

دس سالہ دَور پر ایک نظر

تحریک جدید کے دس سالہ دَور کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا:۔

"تحریک کے پہلے دَور کی میعاد دس سال تھی ..... اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس قربانی کی توفیق دی ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس عرصہ میں جو چندہ اس تحریک میں دیا وہ تیرہ چودہ لاکھ روپیہ بنتا ہے اور اس روپیہ سے جہاں ہم نے اس دس سال کے عرصہ میں ضروری اخراجات کئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا ہے اور اس ریزرو فنڈ کی مقدار ۲۸۰ مربع زمین ہے۔ اس کے علاوہ ابھی ایک سو مربع زمین ایسی ہے جس میں سے کچھ حصہ خریدنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ کچھ حصہ کو خریدا تو گیا ہے مگر اس پر ابھی قرض ہے۔ اسے اگر شامل کر لیا جائے تو کل رقبہ ۳۸۰ مربعے ہو جاتا ہے۔ اس دوران میں تحریک جدید کے ماتحت ہمارے مبلغ جاپان میں گئے۔ تحریک جدید کے ماتحت چین میں مبلغ گئے، سنگاپور میں گئے اور اس تحریک کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین، اٹلی، ہنگری، پولینڈ، البانیہ، یوگوسلاویہ اور امریکہ میں بھی مبلغ گئے اور ان مبلغین کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ سے لاکھوں لوگ روشناس ہوئے"۔ (الفضل ۲۸ر نومبر ۱۹۴۴ء صـ۱-۲)

بیرونی مجاہدین کو بلوانے اور نئے مبلغین بھجوانے کا فیصلہ

تحریک جدید کے دَورِ ثانی کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ بیرونی مجاہدینِ احمدیت کو ایک مقررہ عرصہ کے بعد واپس بلانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ حضورؓ نے فرمایا:۔

"جو مبلغ بیرونی ممالک میں جائیں ... سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ان کی واپسی کا انتظام کیا جائے۔ ہر تیسرے سال مبلغ کو واپس بھی بلانا چاہیئے .... اور اگر مبلغین کو چار چار سال کے بعد بلائیں ... اور کم سے کم اتنے عرصے کے بعد ان کو بلانا نہایت ضروری ہے تا ان کا اپنا ایمان بھی تازہ ہوتا رہے اور ان کے بیوی بچوں اور خود ان کو بھی آرام ملے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ حکیم فضل الرحمان صاحب کو باہر گئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے اور انہوں نے اپنے بچوں کی شکل بھی نہیں دیکھی جب وہ گئے تو ان کی بیوی حاملہ تھیں۔ بعد میں لڑکا پیدا ہوا اور ان کے بچے پوچھتے ہیں کہ امّاں ہمارے ابا کی شکل کیسی ہے۔ اسی طرح مولوی جلال الدین صاحب شمس انگلستان گئے ہوئے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس ڈر کے مارے ان کو واپس نہیں بلاتی کہ ان کا قائمقام کہاں سے لائیں اور کچھ خیال نہیں کرتی کہ ان کے بھی بیوی بچے ہیں جو ان کے منتظر ہیں۔ ان کا بچہ کبھی کبھی میرے پاس آتا اور آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتا ہے کہ میرے ابا کو واپس بلا دیں۔ پھر اتنا عرصہ خاوندوں کے باہر رہنے کا نتیجہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اور آئندہ نسل کا چلنا بند ہو جاتا ہے۔ ایک اور مبلغ باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے بچہ نے جو خاصا بڑا ہے نہایت ہی دردناک بات اپنی والدہ سے کہی۔ اس نے کہا امّاں! ہمارا فلاں رشتہ دار بیمار پڑا تو اس کا ابا اسے پوچھنے کے لئے آیا۔ تم نے ابا سے کیوں شادی کی جو کبھی ہمیں

(باقی صـ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ احمدیت میں احمدی بچوں کے تین دِن

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پینتیسویں ۳۵ سالانہ اجتماع کی رُوداد

(مرتبہ: مکرم سلطان احمد صاحب مبشر ربوہ)

(۵)

حاضری

مکرم منتظم صاحب بیرون کی رپورٹ کے مطابق امسال ۱۸۵ مجالس کے ۲۹۳۶ اطفال نے اِس اجتماع میں شرکت کی۔

چہار سالہ گوشوارہ پیشِ خدمت ہے:۔

سال	مجالس بیرون ربوہ	کل اطفال بیرون ربوہ	ربوہ کے اطفال
۱۹۷۳ء	۱۹۹	۳۲۳۴	۱۳۰۰
(۱۹۷۴ء، ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء میں اطفال کا الگ اجتماع نہیں ہوا)			
۱۹۷۷ء	۱۵۲	۳۵۱۳	۱۶۰۷
۱۹۷۸ء	۱۹۳	۳۶۰۷	۱۹۰۰
۱۹۷۹ء	۱۸۵	۲۹۳۶	۱۸۲۲

مقامِ اجتماع

امسال بھی مقامِ اجتماع دفاتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں بنایا گیا تھا۔ مقامِ اجتماع میں خوبصورت قطعات (جن پر آیاتِ قرآنی، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفہ اوّلؓ، حضرت خلیفہ ثانیؓ اور حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات درج تھے) لٹکائے گئے تھے۔ مقامِ اجتماع کے ساتھ والی سڑک کو جھنڈیوں وغیرہ سے مزیّن کیا گیا۔ اسی طرح مقامِ اجتماع میں سٹیج کے ایک طرف زائرین و انصار حضرات کے لئے کرسیاں رکھی گئی تھیں۔

اشاعت

اجتماع کی مناسب اشاعت کے لئے "الفضل" (اور "تشحیذ الاذہان") سے بار بار اعلانات کروائے گئے۔ اسی طرح ہدایات، پروگرام اور نصاب نظم و حفظ نظم چھپوا کر مجالس کو دو تین مرتبہ بھجوائی گئیں اسی طرح اجتماع پر اطفال کو ہدایات وغیرہ دی گئیں۔

دفتر

شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کو دفتر سالانہ اجتماع میں تبدیل کر دیا گیا۔ دفتر چوبیس گھنٹے کام کرتا رہا۔ منتظمین، معاونین، ناظمین اور اطفال کی جملہ ضروریات وقتاً فوقتاً پوری کی جاتی رہیں۔

بیرون

مجالسِ اطفال کو انتظام میں سہولت کی خاطر چار بلاکس میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

۱۔ محمود بلاک: مجالسِ ربوہ
نگران خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ۔

۲۔ ناصر بلاک: راولپنڈی، سرگودھا ڈویژنز آزاد کشمیر۔ نگران خالد محمود صاحب سدھو طالب علم جامعہ احمدیہ۔

۳۔ خالد بلاک: لاہور، ملتان ڈویژنز
نگران نصیر احمد صاحب شاہد مربّی سلسلہ احمدیہ۔

۴۔ طارق بلاک: بہاولپور۔ ڈویژنز صوبہ ہائے سندھ، سرحد، بلوچستان
نگران جمال الدین صاحب شمس مربّی سلسلہ احمدیہ۔

رہائش، آب رسانی وصفائی

اطفال کے لئے رہائش کا بندوبست ایوانِ محمود اور دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں کیا گیا تھا۔ اِس سال مکرم مہتمم صاحب اطفال کی خصوصی توجہ اور صدرِ محترم کی شفقت و عنایت سے اطفال کو صفیں بھی فراہم کر دی گئی تھیں تاکہ نیچے فرش پر سونے میں زیادہ تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مقامِ اجتماع اور رہائش گاہوں کی دورانِ اجتماع سات مرتبہ صفائی کروائی گئی۔ اِسی طرح اطفال کی پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے گھڑے اور ڈرم جگہ جگہ پانی سے بھر کر رکھ دئے گئے تھے۔

طعام

اطفال کو پہلے دن صبح اور دوپہر کا اور آخری رات کا کھانا "دارالضیافت" میں کھلایا گیا جبکہ ۱۹ر اکتوبر کی رات سے لے کر ۲۱ر اکتوبر کی دوپہر تک اطفال کو اُن کی رہائش گاہوں میں کھانا کھلایا جاتا رہا۔

روشنی و لاؤڈ سپیکر

اِس مرتبہ روشنی کا نہایت عمدہ انتظام تھا خصوصاً رات کے وقت "ایوانِ محمود" کے برقی قمقمے ایک دلفریب منظر پیدا کر رہے تھے اسی طرح لاؤڈ سپیکر بھی درست کام کرتا رہا۔ آخری دن لاؤڈ سپیکر کی اجازت منسوخ ہو جانے کی بناء پر لاؤڈ سپیکر نہیں چلایا گیا۔

طبّی امداد

اطفال کو ابتدائی طبّی سہولت پہنچانے کی خاطر ایک شعبہ "طبّی امداد" بھی قائم تھا چنانچہ اس شعبہ نے قریباً نصف صد اطفال کو طبّی امداد پہنچائی۔

نمائش

اِس سال نمائش لائبریری خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں لگائی گئی تھی۔ نمائش گاہ کو جھنڈیوں بینروں، چارٹوں، ماڈلوں اور تصاویر سے سجایا گیا تھا۔ رات کے وقت اس کا سماں کچھ اَور ہی ہوتا تھا۔ نمائش میں اطفال نے خصوصی دلچسپی لی۔ نمائش گاہ میں پرانے سکے، گراف، چارٹس، ماڈل، تصاویر وغیرہ رکھی گئی تھیں۔ اِس نمائش میں کُل ۱۶۲ اشیاء رکھی گئیں۔ اِس سلسلہ میں ڈیرہ غازی خاں کی مجلسِ اطفال اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلّغ برما نے بہت مدد کی۔ شکریہ۔

نمائش میں مندرجہ ذیل چھ اطفال کو خصوصی انعامات دیئے گئے:۔

(۱) مبشر احمد دارالصدر ربوہ (۲) ظفر اللہ دارالبرکات ربوہ (۳) نعیم اللہ احمد نگر (۴) نعیم احمد صدیقی ربوہ (۵) سعید احمد وانا ڈسکہ (۶) عرفان شہزاد پیر محل۔

بالآخر خاکسار اپنی اور مہتمم اطفال کی طرف سے منتظمین، معاونین، علمائے کرام اور اُن تمام افراد کا جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہمارے کسی نہ کسی رنگ میں مدد فرمائی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدا کرے کہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور اس کی حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں اور اُس کے فرشتے ہماری مدد کو اُتریں اور ہم اپنی زندگیوں کا مقصد اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھیں۔

آمین ثم آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۷۹ء بروز پیر میری بھانجی عزیزہ امۃ الحی منیر (بنت مکرم شیخ منیر الدین صاحب بہاولنگر) کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ بارات لاہور سے بہاولنگر پہنچی اور اسی شام واپس لاہور روانہ ہوئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان گزشتہ سال جون میں محترم شیخ اقبال الدین صاحب نے عزیزم شیخ محمد اصغر آف لاہور کے ہمراہ کیا تھا۔ عزیزہ امۃ الحی مکرم شیخ فیروز الدین صاحب مرحوم بہاولنگر کی پوتی اور مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دُنیا پور ضلع ملتان کی نواسی ہے۔

قارئینِ الفضل سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور باعثِ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(شیخ محمد نعیم شاہد واقفِ زندگی مربّی سلسلہ مقیم نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران انصار اللہ کا سہ سالہ انتخاب

امیر و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش

قواعد کے مطابق انصار اللہ کے موجودہ عہدیداروں کی میعاد ۳۱ فتح ۱۳۵۸ ہش/دسمبر ۱۹۷۹ء کو ختم ہو رہی ہے۔ یکم جنوری ۱۳۵۹ ہش/۱۹۸۰ء سے انشاء اللہ نئے عہدیداران کام سنبھالیں گے۔ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ از راہ کرم فوری طور پر مجلہ انصار اللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم اعلیٰ/زعیم انصار اللہ کا انتخاب کروا دیں اور انتخاب کی رپورٹ مقررہ فارم پر درج کرکے منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں:-

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔

۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا جس میں حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔ کورم ۱/۲ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ۱/۳ ہوگا۔

۳۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں۔

۵۔ سلسلہ یا مجلس کے چندوں کے کسی بقایا دار کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکے گا۔ اور نہ ہی وہ ووٹ دینے کا حقدار ہوگا۔

۶۔ ہر منتخب عہدیدار کے لئے مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے۔

ا۔ وہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ب۔ وہ مجلس اور سلسلہ کے چندوں میں باقاعدہ ہو۔ اس قاعدہ کی تشریح یہ ہوگی۔

(I) یعنی کوئی ایسا رکن انصار اللہ جو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید یا وقف جدید یا انصار اللہ کے لازمی چندوں کا بقایا دار ہو یا طوعی چندوں کی صورت میں وعدہ کرنے کے بعد بقایا دار ہو۔ مجلس کے انتخاب میں نہ رائے دے سکتا ہے اور نہ ہی عہدیدار ہو سکتا ہے اور بقایا دار کی تشریح وہی سمجھی جائے گی جو ان ادارہ جات کی منظور شدہ ہوگی۔

(II) انصار اللہ کے چندوں کے لحاظ سے بقایا دار وہ ہوگا جس کے ذمہ ایک سال سے زائد عرصہ کا مجلس کے چندوں کا بقایا ہو۔

(ج) وہ راست باز ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ:- انتخاب صرف زعیم اعلیٰ اور زعیم انصار اللہ ہی کا ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کو زعیم اعلیٰ/زعیم نامزد کرکے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ کی فوری توجہ باعث صد ممنونیت ہوگی۔ خط و کتابت کے لئے زعیم اعلیٰ/زعیم کا ایڈریس ضرور تحریر کریں۔ یہ امر مدنظر رہے کہ نئے عہدیدار انشاء اللہ یکم صلح/جنوری ۱۹۸۰ء سے کام شروع کریں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیویارک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۱۰۹۷۴ (ائیرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ائیرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور رحمتی الوسیع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ)

پھر ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ جہاں ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دے کر اور ہمارے اندر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو فزوں سے فزوں تر کرکے ہمیں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اس راہ میں بیش از بیش قربانیاں کرنے کے قابل بنانے کا موجب بنتا ہے وہاں یہ خدائی فیصلے کے مطابق اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بھی ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ پہلے جلسہ سالانہ میں جو ۱۸۹۱ء میں منعقد ہوا تھا صرف ۷۵ اصحاب شریک ہوئے تھے۔ اور اب اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ نفوس سے تجاوز کر جاتی ہے اور پھر ان میں مشرق و مغرب میں بسنے والی اُن قوموں کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب خاص اس جلسہ کے لئے تیار کیا ہے وہ مختلف ملکوں مختلف قوموں مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے نمائندے اپنے دنیوی کاموں کا حرج کرکے اور دنیوی مفاد کے نقطۂ نگاہ سے نقصان اٹھا کر اور زر کثیر خرچ کرکے ہزارہا میل کا سفر طے کرکے مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان نمائندگان کا ہر سال جلسہ میں موجود ہونا اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں موجود ہونا اس امر کو دنیا پر آشکار کر رہا ہوتا ہے کہ واقعی اسلام دنیا میں غالب آ رہا ہے اور آ بھی رہا ہے مشرق و مغرب کے ہر علاقے اور ہر ملک میں ہر قوم اور ہر نسل کے لوگوں میں۔ چنانچہ ہر سال ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ یہ خدائی بشارت ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی آ رہی ہے کہ

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہم یقین رکھتے ہیں اور ہمارے یقین کی بنیاد خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے کہ یہ خدائی بشارت امسال بھی پوری ہوگی اور انشاء اللہ العزیز پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہوگی۔ نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بلکہ دنیا کے دور دراز کناروں تک سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی کھنچے چلے آئیں گے اور آئیں گے بھی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔ خدا تعالیٰ اپنے مخلص اور فدائی بندوں کے دلوں میں ایسا اشتعال شوق پیدا کرے گا کہ ان کے بکثرت کھنچے چلے آنے کی وجہ سے

يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

کا نظارہ پھر آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وباللہ التوفیق۔

تاریخ احمدیت کا ایک ورق (بقیہ ص۵)

پوچھنے بھی نہیں آیا۔ اس نے بچپن کی وجہ سے یہ تو نہ سمجھا کہ اگر یہ شادی نہ ہوتی تو وہ پیدا کہاں سے ہوتا اور اس طرح سے ہنسی کی بات بن گئی مگر حقیقت پر غور کرو یہ بات بہت ہی دردناک ہے اس کے والد عرصے باہر گئے ہوئے ہیں اور ہم ان کو واپس نہیں بلا سکے۔ پس یہ بہت ضروری ہے کہ مبلغین کو تین چار سال کے بعد واپس بلایا جائے۔"

(الفضل ۲۸ نبوت/نومبر ۱۹۴۴ء ص۵ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۳۰۰-۳۰۱)

(مرتب:- یوسف سہیل شوق ـــ ربوہ)

درخواست دعا

عزیز عبدالرزاق۔ ماسٹر عبدالستار آف گکی ٹو ضلع جھنگ کا ناک کا اپریشن ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ عزیز صاحب فراش ہیں تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد الدین مربی سلسلہ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعودی افواج نے حرم شریف کو حملہ آوروں سے خالی کرا لیا

چند کونوں میں ابھی تک مسلح حملہ آور چھپے ہوئے ہیں

جدہ ۔ ۲۳ر نومبر ۔ پاکستانی سفارت خانے کے ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کی سیکیورٹی فورسز نے چند کونوں کے سوا حرم شریف پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور حرم شریف کو مسلح گروہوں سے خالی کرا لیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ منگل ۲۰ر نومبر کی صبح نماز فجر کے بعد مسلح افراد کے ایک گروہ نے مسجد حرام میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ بہت سے افراد کو جو اس وقت مسجد حرام میں موجود تھے یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اس کے بعد سعودی عرب کی مسلح افواج چھاپہ ماروں اور حملہ آوروں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ چنانچہ تازہ خبروں کے مطابق سعودی افواج نے مسلح افراد کو حرم سے باہر نکال دیا ہے تاہم چند مقامات پر ابھی تک مسلح حملہ آور چھپے ہوئے ہیں۔ اس کارروائی کے دوران فریقین کے متعدد افراد ہلاک ہو گئے جن کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا۔

نوائے وقت کی رپورٹ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۷۹ء کے مطابق حملہ آوروں کی کارروائی کے وقت اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں پہلی بار طواف آدھ گھنٹہ کے لئے رک گیا۔ ورنہ رب العالمین کے اس گھر میں کبھی ایسا وقت نہیں آیا کہ اس میں کوئی نہ کوئی طواف کرنے والا موجود نہ ہو۔

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے۔ اس میں اشتہار بھجوا کر اور اس کی اشاعت بڑھا کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

کے خریداروں کے لئے اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے نئے پبلشر کی منظوری ملنے کے بعد شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ ماہ اکتوبر کا تشحیذ الاذہان ۲۹ر اکتوبر کو اور ماہ اکتوبر کا خالد ۶ر نومبر ۱۹۷۹ء کو سپرد ڈاک کئے گئے ہیں۔ جن خریداروں کو ماہ نومبر ۱۹۷۹ء کے آخر تک نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

ہم نے ماہنامہ خالد (ماہ اپریل ۔ مئی ۔ جون ۔ جولائی ۔ اگست ۔ ستمبر ۱۹۷۹ء) کے چھ ماہ کے پرچے نہ چھپنے کی وجہ سے ہر خریدار کے حساب میں اتنی مدت زائد کر دی ہے یعنی اگر کسی کی مدت اپریل ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو اب اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ختم ہو گی اور اگر مئی ۱۹۷۹ء میں تھی تو نومبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جون ۱۹۷۹ء میں تھی تو دسمبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جولائی ۱۹۷۹ء میں تھی تو جنوری ۱۹۸۰ء میں اور اگر اگست ۱۹۷۹ء میں تھی تو فروری ۱۹۸۰ء میں اور اگر ستمبر ۱۹۷۹ء میں تھی تو مارچ ۱۹۸۰ء میں ختم ہو گی۔ اسی طرح باقی خریداروں کی مدتِ خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان (ماہ مئی ۔ جون ۔ جولائی ۔ اگست ۔ ستمبر ۱۹۷۹ء) پانچ ماہ کے رسائل نہ چھپنے کی وجہ سے ہر خریدار کے حساب میں اتنی مدت زائد کر دی ہے۔ یعنی اگر کسی کی مدت مئی ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو اب اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ختم ہو گی۔ اور اگر جون ۱۹۷۹ء میں تھی تو نومبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جولائی ۱۹۷۹ء میں تھی تو دسمبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر اگست ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو جنوری ۱۹۸۰ء میں اور اگر ستمبر ۱۹۷۹ء میں تھی تو فروری ۱۹۸۰ء میں ختم ہو گی۔ اسی طرح باقی خریداروں کی مدتِ خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ۔ ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

بعد خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ بضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۲ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع :۔ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں اور رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ ایک تا ۲ بجے، جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرڈ بیٹری

ملتان روڈ لاہور

سائٹ پلان سنی پارک